**Al-Basirah** البصیرۃ

**Volume 13, Issue 02, (Dec 2024)**

Journal Home Page: https://albasirah.numl.edu.pk/

ISSN E: 2520-7334 ISSN P: 2222-4548

# آرنلڈ جوزیف ٹائن بی کی تاریخ بینی کے تناظر میں امت اسلامیہ کی وحدت میں رکاوٹوں کا مطالعہ

# A Study of the Obstacles to the Unity of the Muslim Ummah in the Context of Arnold Joseph Toynbee's Historiography

**Dr. Muzaffar Ali, Dr. Abdul Rahman Abdul Hameed Hammad**

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Bahria University, Karachi Campus

**Email:** drmuzaffarpalal@live.com

Associate Professor, Department of Islamic History Faculty of Arabic Languages University of Al-Azhar, Cairo, Egypt **Email:** abdelrahmanhammad.322@azhar.edu.eg

**Received: 02 Aug | Revised: 14 Dec | Accepted: 30 Dec | Available Online: 31 Dec**

## *ABSTRACT*

Arnold Joseph Toynbee (d. 1975), influenced by Ibn Khaldun, is highly regarded among contemporary Muslim scholars. His work, "A Study of History," examines the rise and fall of civilizations, focusing on the factors leading to the decline of Islamic civilization, notably the lack of unity within the Muslim Ummah. This research aims to provide a brief overview of Toynbee’s life and his philosophical influences, specifically Ibn Khaldun. The methodology involves an analysis of Toynbee’s writings and their reception among Muslim historians. Key findings highlight critical factors contributing to disunity, such as political fragmentation, socio-economic disparities, and external interventions. Toynbee's theories on the cyclical nature of civilizations and the role of religion are explored to understand these dynamics. The study concludes with suggestions for fostering a cohesive Ummah in the modern era, emphasizing the need for a unified vision, stronger inter-community relations, and strategic leadership.

**Keywords:** Arnold Joseph Toynbee, Ibn Khaldun, Islamic civilization, Muslim Ummah, unity, historical analysis.

Funding: This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors. Correspondence drmuzaffarpalal@live.com

**Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
***This Work*** is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

## 1. تعارف:

آرنلڈ ٹائن بی (وفات: 1975ء) کا شمار نامور مستشرقین میں ہوتا ہے۔اس کی فکر اور فلسفۂ تاریخ پر عظیم مسلم مؤرخ ابن خلدون کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ٹائن بی کو معاصر مسلم محققین قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ٹائن بی نے تاریخ وتہذیب کے لئے قوم کو بنیاد بنا کر مطالعہ کیا ہے۔اور تاریخ کے مطالعہ کو تہذیب کے نظریہ سے دیکھتا ہے۔اس فلسفہ کی بنیاد پر تاریخ میں تہذیبوں کی تقسیم بھی پیش کرتا ہے، دنیا میں موجود تہذیبوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے وجود کے مختلف مراحلِ اور واماندہ تہذیبوں کے اسبابِ زوال بھی بیان کئے ہیں۔ تہذیبِ اسلامی چونکہ اپنے عروج سے دور نظر آتی ہے اس لئے ٹائن بی کے نزدیک اس حال تک پہنچنے کے کئی اسباب ہیں، جن میں اہم ترین وحدتِ امت کا فقدان ہے۔اس فلسفۂ عروج وزوالِ اقوام کو اس نے اپنی کتاب "مطالعہ تاریخ" میں بیان کیا ہے جہاں الگ باب قائم کرکے "انحلال اور سقوط" میں تفصیلا وحدت اور پھر نشاۃ ثانیہ کی طرف لے جانے والے امور کو زیر بحث لایا ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ کس طرح اسلام کو عالمگیریت کے طور پر متعارف کرایا جاسکتا ہے۔

اس تحقیقی مقالہ میں ٹائن بی کی مختصر زندگی، اور اس کے فلسفہ تاریخ پر ابن خلدون کی فکر کے اثرات پیش کئے جائیں گے۔ معاصر مسلم مؤرخین کے نزدیک اس کے تحقیقی کام کی اہمیت کو مختصرا بیان کیا جائے گا۔ بعدازاں تہذیبوں کے عروج وزوال پر کئے گئے موصوف مؤرخ کے مطالعہ کا جائزہ لیا جائے گا۔ان کی کتاب میں بیان کردہ مسلم تہذیب کے عروج وزوال کے اسباب اور وحدت امت اسلامیہ میں رکاوٹوں کے اسباف اور اثرات بیان کئے جائیں گے۔ جن کو سامنے رکھ کر امت کی حیثیت سے موجودہ دور میں آگے بڑھنا اور وحدت کا قیام عمل میں لانا ممکن ہو سکے گا۔

## 2. دراسات سابقہ:

اس تحقیق میں آرنلڈ جوزیف ٹائن بی کی تاریخ بینی کو مختلف زاویوں سے پرکھا گیا ہے۔درج ذیل مطالعات اور نکات اس تحقیق کے پس منظر کو مزید واضح کرتے ہیں:

### 1.2 ابن خلدون کی فکر کا اثر:

ابن خلدون کے عمرانی فلسفے نے آرنلڈ جوزیف ٹائن بی کے نظریات پر گہرے اثرات ڈالے۔ابن خلدون نے تہذیبوں کے عروج وزوال کو عمرانی ودینی عوامل کے ساتھ جوڑا، جو ٹائن بی کی "A Study of History" میں جھلکتا ہے۔ٹائن بی نے تہذیبوں کی تشکیل، ارتقاء اور زوال کی وضاحت میں ابن خلدون کی اصولیات کو اپنایا۔

### 2.2 اسلامی تہذیب اور اس کا عروج وزوال:

ٹائن بی نے اسلامی تہذیب کو دینی اور ثقافتی پہلوؤں سے جانچنے کی کوشش کی۔ان کے مطابق اسلامی تہذیب کی بنیاد ایرانی، عربی، اور شامی تمدن پر ہے۔تاہم، ان کے نظریات میں اسلامی تہذیب کو جان بوجھ کر زوال پذیر معاشروں کے ساتھ جوڑنے کی کوشش ملتی ہے، جس پر مسلمان مؤرخین نے تنقید کی ہے۔

### 3.2 تاریخ کی تہذیبی تقسیم:

ٹائن بی نے دنیا کی 21 تہذیبوں کی درجہ بندی کی، جن میں سے دورِ حاضر میں صرف پانچ زندہ ہیں:

I. مغربی مسیحیت


This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

II. آرتھوڈکس میسحیت

III. اسلام

IV. ہندو تہذیب

V. مشرقِ بعید۔

ان کے مطابق تہذیبوں کی ترقی اور زوال کے عوامل میں دین مرکزی حیثیت رکھتا ہے، لیکن وہ اسلامی تہذیب کو کبھی کبھار تعصب کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

### 1. امت اسلامیہ کی وحدت میں رکاوٹیں:

ٹائن بی نے امت اسلامیہ کی وحدت میں دراڑوں کو اسلامی تاریخ کے زوال کا اہم عنصر قرار دیا۔ ان کے مطابق داخلی انتشار، سیاسی تقسیم، اور غیر ملکی مداخلت اسلامی وحدت کی راہ میں بڑی رکاوٹیں رہی ہیں۔ وہ اسلامی وحدت کو مذہبی اور سیاسی دونوں عوامل سے جوڑتے ہیں، لیکن اکثر اپنی مغربی سوچ سے متاثر ہو کر اس کے اثرات کو منفی انداز میں پیش کرتے ہیں۔

### 2. مغربی اور اسلامی تعلقات:

ٹائن بی نے اسلامی دنیا کو مغربی تہذیب کے لیے ایک اہم چیلنج کے طور پر پیش کیا۔ ان کے مطابق، اسلام نے توحید کے تصور کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا، لیکن انہوں نے یہ بھی پیش گوئی کی کہ مغربی تہذیب اسلامی دنیا کو جذب کر لے گی۔

### 3. مسلمان مؤرخین کی تنقید:

مسلمان مؤرخین ٹائن بی کے کام کو تعصب کی نظر سے دیکھتے ہیں، خاص طور پر جب وہ اسلامی تہذیب کے زوال کو دینی تعلیمات سے جوڑتے ہیں۔ ان کی جانب سے اسلامی وحدت اور سماجی ترقی کو نظر انداز کرنے پر اعتراض کیا گیا ہے۔

آرنلڈ جوزف ٹائن بی ۱۴ اپریل ۱۸۹۰ء کو برطانیہ کے معروف شہر لندن میں پیدا ہوا۔ وہ ایک علمی شغف رکھنے والے خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے اپنے مطالعات میں تہذیبِ اسلامی کو بہت اہمیت دی ہے۔ اسی بنا پر اس کا فلسفۂ تاریخ کا مطالعہ تہذیبِ اسلامی کے مختلف پہلوؤں کو شامل ہے۔ وہ ایک معروف تاریخ دان ہونے کے ساتھ ساتھ علم تاریخ کے ایک نمایاں فلسفی کی حیثیت سے بھی شہرت رکھتا ہے۔ اس نے دنیا کی تاریخ کو تہذیب کے تناظر میں سمجھا اور پیش کیا ہے۔ وہ اپنے فلسفۂ تاریخ کی روشنی میں تہذیبوں کی تقسیم کرتا ہے۔ اس کے نزدیک تہذیب کے ظہور، تشکیل، اِرتقاء اور عروج سے لے کر اُس کے زوال تک ادیان بہت اہم اور بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ تاریخ کے اس فلسفہ کی بنیاد اگرچہ معروف مسلم مؤرخ ابن خلدون (808ھ/م۱۴۰۶ء) نے رکھی تھی، جس نے اپنے اسی فلسفہ کو سامنے رکھتے ہوئے دوسری اقوام کے ساتھ مسلمانوں کے ایام کا احاطہ کیا اور اسی زاویہ میں امت اسلامیہ کو پیش رکاوٹوں کے اسباب اور اثرات پر روشنی ڈالی، لیکن آرنلڈ ٹائن بی کا نقطۂ نظر اور منہج اس امر کو بحیثیت مؤرخ ایک مختلف پہلو سے دیکھتا اور پیش کرتا ہے۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ٹائن بی کے تہذیبوں کی اقسام کے نظریے کو زیر بحث لا کر اس کی غلط فہمیوں اور حقائق کو سامنے لایا جائے۔ اس کے تہذیبوں کے فلسفے کی روشنی میں متعلقہ موضوع "امت اسلامیہ کی وحدت میں رکاوٹیں اسباب اور اثرات" کے نقاط تک رسائی مقصود ہے تاکہ اس کی مستشرقانہ فکر کی روشنی میں حقائق سے آشنائی ہو۔

OPEN ACCESS
**Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

اس کے فلسفۂ تاریخ کے تناظر میں کل ۲۱ تہذیبیں ظہور پذیر ہوئیں۔ان کے نام یہ ہیں: مصری،آنڈی، چینی، منوی، سمیری، مایانی ، یوکانی ، میکسیکی، حتی، سریانی، بابلی، ایرانی، عربی، مشرق بعید مرکزی، مشرق بعید جاپانی شاخ، ہندی، ہندو ، یونانی، آرتھوڈکس مسیحی مرکز،آرتھوڈکس مسیحی روسی شاخ اور مغربی۔[1] ٹائن بی کے مطابق دورحاضر میں ان اکیس تہذیبوں میں سے صرف پانچ تہذیبیں اپنی مکمل یا جزوی صورت میں پائی جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں: مغربی مسیحیت،آرتھوڈکس مسیحیت،اسلام،ہندو اور مشرق بعید[2]۔اسی تقسیم کی بنیاد پراس نے دین اسلام کو ایک ایسی تہذیب قرار دیا جس کی بنیاد ایرانی، عربی اور شامی تہذیب و تمدن ہیں۔اپنے اس نظریے کی بنا پر اس نے دین اسلام کی ایسی تصویر پیش کی ہے جس سے مسلم علماء اتفاق نہیں کر سکتے کیونکہ اُس میں انہیں تحریف کا عنصر نظر آتا ہے۔ٹائن بی کی اسلامی تہذیب کی پیش کاری میں اِفراط و تفریط بھی پائی جاتی ہے۔ہماری یہ بحث تہذیبوں کے حقائق کی فہم میں ٹائن کے طریقہ کار اوران کے بیان میں غلط فہمیوں کو زیر بحث لاتی ہے۔

آرنلڈ ٹائن بی کو تاریخ کے میدان میں مہارت کی وجہ سے حکومت برطانیہ نے ۱۹۱۴—۱۹۱۸ء کے دوران اپنے عالمی امور میں شامل رکھا۔اُن میں دوسری عالمی جنگ کے امور بھی شامل ہیں، وہ "Political Intelligence Department" (PID) کا حصہ رہا۔ اپنی مہارت کی بناپر ۱۹۲۹ءسے خارجی امور پر تعینات رہا خاص طور اس عہدے پر "The Royal Institute of International Affairs (R.I.I.A)"؛ دوسری عالمی جنگ(1939 سے ۱۹۴۵ء) کے خاتمے کے بعد انہیں بین الاقوامی معاملات(Survey of International Affairs) کا نگران اعلیٰ متعین کیا گیا۔اور ۱۹۴۶ء میں وزارت خارجہ کی طرف سے اسے لندن یونیورسٹی میں ایک عہدے "Press and Research Service" (PRS) پر تعینات کیا گیا[3]۔

ساتھ ہی ساتھ وہ علم تاریخ میں اپنی مہارت کو بڑھاتا رہا؛ ملک کے تمام داخلی اور خارجی امور کو مد نظر رکھا؛ اوراپنے مطالعۂ تاریخ کی روشنی میں کتابیں بھی لکھیں۔تاریخ پر اس کی ایک اہم کتاب "A Study of History" ہے۔اس کتاب کی بارہ جلدیں ہیں۔اس کی پہلی تین جلدیں ۱۹۳۴ء میں منظر عام پر آئیں؛ جلد نمبر چار تا چھ ۱۹۳۹ء میں چھپ گئیں اورآخریں چھ جلدیں ۱۹۴۵ ء میں شائع ہو گئیں۔ اس کتاب کی اِفادیت کی بنا پر ایک امریکی مؤرخ سومر فیل نے اس کا خلاصہ بنام "Abridgement: A Study of History"[4] لکھا جسے مصنف نے پسند اور قبول کیا۔[5] آرنلڈ جوزف ٹائن بی کی ان محققانہ تصانیف اور علمی قدر و منزلت کی وجہ سے راقم الحروف نے اس کتاب کے افکار پر اپنی پی ایچ ڈی ڈگری کا تحقیقی مقالہ

1 أرنولد توينبي، **مختصر دراسة التاريخ**، موجز: سمرفيل، ترجمة: فؤاد محمد شبل، (حقوق الترجمة والنشر بالعربية محفوظة للمركز القومي للترجمة، شارع الجبلاية بالأوبرا-الجزيرة-القاهرة، 2011)، ج 1، ص ۲۱۔ نيفن جمعة علم الدين، فلسفة التاريخ عند آرنولد توينبي (الهيئة المصرية التاتة للكتاب، 1991)ص ۱۰۷.

2 **مختصر دراسة التاريخ**، مصدر سابق، ج 1، ص ۲۱۔

3 Cornelia Navari, Arnold Toynbee (1889-1975): *Prophecy and Civilization*, (Source: Review of International Studies, Vol. 26, No. 2 (Apr., 2000), pp. 289-301, Published by: Cambridge University Press) pp. 289, 290.

4 اردو میں اس کتاب کا ترجمہ غلام رسول مہر صاحب نے دو جلدوں میں کیا جسے "مطالعہ تاریخ" کے نام سے موسوم کیا۔ جسے مجلس ترقی ادب لاہور نے شائع کیا۔

5 Cornelia Navari, ibid p.10.

OPEN ACCESS **Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

لکھا ہے۔

مصنف کے یہ تاریخی افکار تمام اقوام کی بنیاد پر مشتمل ہیں۔اس لئے خاص اصطلاح تہذیب استعمال کی،اور تہذیب اسلام کو دلچسپی سے ذکر کیا،اسلام کا تاریخی مقام ومنزلت ہونے کی وجہ سے کافی حد تک اسلام کا مطالعہ بھی کیا اس کی مشہور تصنیف (Mankind and Mother Earth (1974 C.E)"تاریخ البشریۃ" جسے عربی میں "ڈاکٹر نقولا زیادہ(۱۹۰۷۔ ۲۰۰۶)" نے نقل کیا خاص طور گواہی دیتی ہے۔اور خاص کر اسلامی مؤرخ ابن خلدون (۸۰۸ھ) کے افکار سے متاثر نظر آتے ہیں؛اور اپنی کتاب "A Study of History"میں بارہا اقرار کرتے نظر آتے ہیں"ابن خلدون متعصبانہ فکر کے بغیر فلسفہ تاریخ کا بانی ہے،یہ اس کی اہم عقلی ایجادات میں سے ہے چاہے کسی زمان اور مکان سے تعلق رکھے"[1]۔

ٹائن بی کے بارے میں مشہور مغربی مؤرخ ولیم مکنیل (William Hardy McNeill (1917 – 2016) مشہور مؤرخین ہیروڈٹس (Herodotus (c. 484 BC – c. 425 BC)، ڈانٹی (Dante Alighieri, 1265-1321 C.E)اور ملٹن(John Milton, 1608-1674)کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

> "Toynbee should rank as a twentieth century epigone to his poetic predecessors, for he, like them, possessed a powerful and creative mind that sought, restlessly and unremittingly, to make the world make sense"[2]

ٹائن بی اپنے طاقتور اور تخلیقی دماغ کی بنیاد پر بیسویں صدی میں اپنے سابقین کی طرح اعلیٰ درجہ رکھتا ہے، جس نے اپنی صلاحیتوں کی بنیاد پر دنیا کے حقائق کو سمجھنے کی راہ ہموار کی۔

اپنی فکری نوعیت کی بنا پر ٹائن بی بڑھنے لگا جبکہ مغربی دنیا میں برسوں سے تاریخ فقط افسانوں کی صورت میں وجود رکھتی تھی،اس نے فکری انداز میں تاریخ کا نمایاں انداز اور چہرہ تہذیب کی صورت میں پیش کیا۔ایسی پر کیف سوچ اور قابلیت سے مختلف یونیورسٹیوں نے اسے تاریخ کے اہم عہدوں کی پیشکش کی جن میں سے انگلینڈ کی ہارورڈ،اور کیمبرج یونیورسٹی نے ۱۹۴۷ء میں اور اس کے ساتھ ساتھ امریکہ کی یونیورسٹیوں نے بھی اسے پیشکش کی[3]۔

اپنی تاریخ سازی اور تاریخ بینی کے دو عوامل گنواتا ہے ایک عامل مغربی دنیا کی مروجہ تاریخ اور دوسرا عامل یونانی تعلیم[4]۔ انہی افکار کی وساطت کی بنا پر اپنی تاریخی فکر پر مبنی اہم کتابیں تصنیف کیں[5]۔

---

1 نیفن جمعۃ علم الدین، **فلسفۃ التاریخ عند آرنولد توینبی** (الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، 1991)ص 21.

2 Krishan Kumar, The Return of Civilization—and of Arnold Toynbee? Comparative Studies in Society and History, Volume 56, Issue 4, October 2014, pp. 815-843, University of Virginia. P. 815

3 Ibid p. 816

4 آرنلڈ ٹائن بی، **مطالعہ تاریخ**، ترجمہ: غلام رسول مہر (مجلس ترقی ادب۔لاہور) ص ۲/۵۵۷۔

5 The New Europe (1915)

- The Western Question in Greece and Turkey (1922)
- Greek Civilization and Character (1924)
- Greek Historical Thought (1924)
- Turkey: Nations of the Modern World, With K. P. Kirkwood (1926)
- Christianity and Civilization (1940)
- A Study of History: Abridgement by Somervell (1945, 1946)

**Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

## 3. فلسفہ تشکیل تہذیب اور امت اسلامیہ کی وحدت کے ادوار:

ٹائن بی عالمی تہذیب کے تناظر کو سمجھتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ "تہذیب دنیا کے بڑے مذاہب کا ماخذ ہے"؛اور تہذیبوں کی تقسیم میں نتائج کے طور پر "ابنیت" کا نتیجہ نکالتا ہے، بوجہ اس کے کہ کچھ تہذیبیں گر کر وجود کھو چکیں ان کی جگہ نئی تہذیبوں نے لے لی،اور ساتھ ہی منتج ہر تہذیب کے رشتہ کا بھی تعین کیا؛ جیسے آرتھوڈکس مسیحی معاشرہ، مغربی معاشرے کی طرح یونانی معاشرے سے نسبت ابنیت رکھتا ہے، اور اسلامی معاشرہ ایرانی اور عربی امتزاج سے بنا ہے اور ان کو سریانی معاشرے سے نسبت ابنیت ہے، اور ہندو معاشرے کو ہندو معاشرے سے ابنیت کا رشتہ ہے،اور مشرق اقصی کے عقب میں چینی معاشرہ ملتا ہے۔[1] تمام معاشروں کے افراد اور اجزاء کے جوڑنے کا اہم عامل ٹائن بی کے مطابق دین ہے۔[2]

تہذیب کا دور نشوء-ارتقاء-انحلال اور سقوط پر مبنی ہے[3]؛اس کے ساتھ ٹائن بی کی تہذیب کی تحقیق کے فلسفہ کا محور مذہب اور اس کا تعلق ثقافت اور ترقی کے ساتھ تھا۔[4] ٹائن بی مذہبی نظریات میں بڑھوتری اپنی کتاب "A Study of History" میں "تبدیلی (Change)" کے تناظر میں کرتا ہے؛ جس کی پہلی تین جلدیں ۱۹۳۴ء میں سامنے آئیں، اس زاویے کے ساتھ کہ مذہب عمومی طور پر اخلاقیات کے گرد گھومتا ہے، اور یہ کسی بھی تہذیب کی نشوٴ اور ارتقاء کا اہم محور ہے۔ لیکن پانچویں اور چھٹی جلد میں مسیحیت کو مذہبی زاویوں سے کچھ تسکین دلائی [مذہبی تعلق ہونے کی وجہ سے] بسبب اس کے جو پہلی تین جلدوں میں مذہب کی تدابیر نے انہیں الجھا دیا تھا، جنگ عظیم دوم کے بعد جب اس کی ساتویں سے دسویں جلدیں سامنے آئیں، اس فکر کے ساتھ کہ تہذیبیں ہی ادیان کو پروان چڑھانے کا سبب بنی ہیں۔ جیسا کہ ساتویں جلد واضح کرتی ہے کہ مذاہب تہذیبوں کی پروان کا اہم سبب ہیں، اسی تہذیب نے ترقی کی جس نے اعلیٰ مذہب کو اپنے میں متعارف کروایا۔ اور نویں اور دسویں جلد میں اپنی مغربی تہذیب پر توجہ دی۔[5]

ٹائن بی نے اپنی تہذیبی فکر کو سامنے رکھتے ہوئے تہذیبوں کے مطالعے کی ابتدائی تقسیم ۲۱ تہذیبوں میں کی ہے؛ان میں یہ ہیں:

| تہذیب | زمان و مکان مآخذ | مذہب | مآخذ مذہب |
|---|---|---|---|

- Civilization on Trial (1946)
- War and Civilization (1951)
- The World and the West, 1953.
- An Historian's Approach to Religion, 1956.
- Mankind and Mother Earth, (1974)

1 آرنلڈ ٹائن بی، مرجع سابق، ص ۱/۸۴۰۔ الدكتور / أحمد محمود الصبحي، **في فلسفة التاريخ**، (مؤسسة الثقافة الجامعية، الاسكندرية، مصر، 1975 م) ص 266، 267.

2 نيفن جمعة علم الدين، **فلسفة التاريخ عند آرنولد توينبى** المرجع السابق، ص 87. الدكتور / أحمد محمود الصبحي، **في فلسفة التاريخ**، المرجع السابق، ص 269.

3 أرنولدتوينبي، **مختصر دراسة التاريخ**، ج 1، ص ١١- Cornelia Navari, *Arnold Toynbee (1889-1975): Prophecy and Civilization*, pp. 291.

4 Cornelia Navari, *Arnold Toynbee (1889-1975): Prophecy and Civilization*, pp. 292.

5 Ibid Pp 293, 94.

**Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

| | | | |
|---|---|---|---|
| مصری | وادی نیل ۴۰۰۰ سال قبل مسیح | آزیرس کی پوجا ایٹوزنزم | اجنبی؟ سمیری؟ |
| آنڈی | آنڈی ساحل اور سطح مرتفع: ابتدائے سن عیسوی | ۔ | ۔ |
| چینی | دریائے زرد کی وادیءزیریں | مہایان بدھ، نیوٹاؤازم | اجنبی (ہندی، یونانی، سریانی)؛ ملکی لیکن نقل |
| منوی | جزائرایجہ: ۳۰۰۰ق۔م | ۔ | ۔ |
| سمیری | دجلہ فرات کی وادیٔ زیریں ۳۵۰۰ق۔م | تموزکی پوجا۔ لیکن سمیری معاشرے نے نیا مذہب پیدا نہیں کیا | |
| مایانی | وسطی امریکہ کا منطقہ حارہ جنگل ۵۰۰ق۔م | مایائی، بابلی، حتّی اور ہندی معاشروں کے سلسلے میں معلوم ہوتا ہے کہ جب ان پر دو انحلال آیا تو یہ قدیم انسان کی مزاجی خصوصیت کی جانب لوٹ گئے، ان کے مذہب میں بے لگام جنسیّت نمایاں تھی اور فلسفہ میں مبالغہ آمیز رہبانیت، ان دونوں کے درمیان وسیع خلیج سے بے حسی؛ قدیم مجلسی نظام کی شکست کے صدمے نے ان میں گناہ کا احساس بیدار کیا۔ | |
| یوکانی اور میکسیکی (دونوں کے ملنے سے وسطی امریکہ) | جزیرہ نمائے یوکاتان کی بے آب و شجر پتھریلی زمین ۶۲۹ء کے بعد | | |
| حتی | کپاڈوشیا، سمیری سرحدوں کے پاس؛ ۱۵۰۰ ق۔م سے پیش تر | | |
| سریانی | شام: ۱۱۰۰ق۔م سے پیش تر | اسلام | ملکی |
| بابلی | عراق: ۱۵۰۰ق۔م سے پیش تر | یہودیت، زرتشتیت | اجنبی۔ سریانی |
| ایرانی اور عربی (دونوں ملکر اسلامی) | اناطولیہ، ایران، جیحون، سیحون، ۱۳۰۰ء سے قبل عرب، عراق، شام، شمال افریقہ ۱۳۰۰ء سے پیش تر | ۔ | ۔ |
| مشرق اقصیٰ مرکز | چین: ۵۰۰ء پیش تر | کیتھولک، ٹائپنگ | اجنبی، نیم اجنبی، مغربی رنگ |

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

| | | | |
|---|---|---|---|
| مشرق اقصیٰ جاپان شاخ | جاپان مجمع الجزائر: ۵۰۰ء کے بعد | جودو، جودو شنشو، لیگر لیزم زین | نیم اجنبی، مرکز سے ملکی |
| ہندی (ہندو سے رشتہ ابوت) | سندھ و گنگا کی وادیاں: ۱۵۰۰ ق۔م | ہندویت | ملکی |
| ہندو (ہندی سے رشتہ ابنیت) | شمالی ہندوستان: ۸۰۰ ء سے پیش تر | کبیر پنتھ؛ سکھ دھرم، برہمو سماج | نیم اجنبی، اسلامی، مغربی رنگ |
| یونانی | بحیرہ ایجہ کے جزائر و سواحل: ۱۱۰۰ ق۔م سے پیش تر | مسیحیت، آفتاب پرستی، مانویّت، ازیز کی پوجا، مہایان بدھ مت، سبل کی پوجا، لوفلاطولیّت | اجنبی، سریانی، مصری، ہندی، حتّی، ملکی |
| آرتھوڈکس مسیحی مرکز | اناطولیہ: ۷۰۰ ء سے پیش تر (گیارہویں صدی میں مغرب سے قطعی بے تعلق) | امامی شیعیّت، بدر الدینیّت | اجنبی۔ایرانی |
| آرتھوڈکس مسیحی روسی شاخ | روس؛ دسویں صدی مسیحی | فرقہ بندی، تجدیدی پروٹسٹنٹ ازم | ملکی، اجنبی، مغربی |
| مغربی | مغربی یورپ؛ ۷۰۰ ء سے پیش تر | ۔ | ۔ |

1

انہی تہذیبوں کو دو جانبوں میں تقسیم کیا ہے:

1- ترقی یافتہ تہذیبیں: وہ تہذیبیں جو آزمائشوں کا مقابلہ کر کے کامیابی سے ہمکنار ہو کر پروان چڑھ گئیں: ان میں یہ شامل ہیں خاص کر: آرتھوڈکس مسیحی، ایرانی عربی اور سریانی، ہندو، چینی، منوی، سمیری، حتی اور بابلی، مصری۔

2- عقیم تہذیبیں: وہ تہذیبیں جو چیلنجز کا مقابلہ نہ کر سکی: آنڈی-یوکاٹانی- میکسیکو-اور مایائی۔[2]

عقیم تہذیب کے متعلق یہ رائے رکھتا ہے کہ یہ متحجر آثار کسی نہ کسی تہذیب کی باقیات ہیں جن کا تشخص ہو چکا ہے، جیسے یونانی

1 مطالعہ تاریخ، مصدر سابق، ص ۱/۸۳۹۔

2 مطالعہ تاریخ، مصدر سابق، ص ۱/۶۲، ۱/۵۶، ۱/۵۸، ۱/۶۲، ۱/۶۸، ۱/۷۱، ۱/۷۲، ۱/۷۷۔


This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

معاشرے کے عقب میں منوی، اور ہندی کے عقب میں سمیری، اور سمیری کے مولودوں میں حتی اور بابلی بھی ہیں۔ اور مصری تہذیب کے بارے میں ٹائن بی کا ماننا ہے کہ اس کا ناکوئی سلف تھا نہ خلف[1]۔

اور سریانی تہذیب کے بارے میں رائے دیتا ہے کہ سکندر اعظم کے دور میں یونانیت سریانیت میں داخل ہوئی، اور یہ فلسفہ کی روشنی میں سریانی کو ایک دعوتِ مقابلہ تھی کہ یونان کو نکال باہر کرنے میں کامیاب ہوتی ہے کہ نہیں۔ ان تمام کوششوں میں ایک جزو مشترک تھا کہ؛ ہر مرتبہ یونانیوں کے خلاف رد عمل نے مذہبی تحریک کی شکل اختیار کی لیکن پہلی چار کوششوں اور آخری کوشش میں فرق تھا، ان میں جن مذاہب کا تذکرہ کیا ہے؛ زرتشتیت، یہودیت، نسطوریت اور موحدیت کے رد عمل ناکا رہے سریانیت کو یونانیت سے چھٹکارا نادلا پائیں، اور اسلام کی وحدت امت کا فلسفیانہ رد عمل کامیاب گیا۔ اس سے اسلام کی بالائیت تو واضح ہو رہی ہے لیکن اس کے ساتھ محقق کی تحقیق اسلام کی سریانیت کے ساتھ ابنیت بھی ثابت کر رہی ہے۔ تبھی جب اسلام کو سریانی تہذیب کے احیاء کا اہم جزو قرار دیا تو اس کے ساتھ ہی اس جہت کا قائل ہوتا ہے کہ جب اسلام نے اپنے فلسفہ وحدت سے اس اہم معاشرے کا احیاء کر لیا اور اجارہ داری قائم کر لی تو اس سے دو تہذیبیں عربی اور ایرانی پیدا ہوئیں[2]۔ ٹائن بی جب مذاہب کے محرکات تک تہذیبوں کی تقسیم پہنچاتا ہے تو سریانی کے دائرے کا بھی ذکر کرتا ہے کہ یہ تین مذاہب یہودیت، زردشتیت[3] اور اسلام میں محدود تھا۔ اور یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ اسلام انحلال پذیر معاشرے کا عالم گیر مذہب بننے میں کامیاب گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ کہ اس کی تبدیلی اتنی واضح اور قطعی تھی کہ جس سے مقابل مذاہب مستقل عاری رہے اسلام سیاسی اعتبار سے بانی پیغمبر ﷺ کے زمانے میں فلسفہ وحدت امت کی صورت میں بدل چکا تھا۔[4]

## 4. تہذیب اسلامی کے مطالعے کی روشنی میں وحدت امت میں رکاوٹوں کے اسباب اور اثرات:

ٹائن بی کی مطالعہ تاریخ کی سوچ حقیقت میں معاشروں اور تہذیبوں کے گرد ہے، تبھی اس نے اس تقسیم کو اکیس معاشروں پر محیط کیا، لیکن تمام تہذیبوں نے اپنا مقررہ وقت گزارا۔ ہمارے زمانے تک صرف پانچ تہذیبیں باقی ہیں؛ مغربی عیسائیت، آرتھوڈکس عیسائیت، اسلام، ہندو، اور مشرق اقصیٰ۔ اور اس کی تحقیق تین جہات کا تعین کرتی ہے تہذیبوں کی تکوین، تہذیبوں کا عروج اور تہذیبوں کی ناکامی اور سقوط۔[5] اس کے ساتھ ساتھ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ تاریخی شواہد کی روشنی میں تمام تہذیبوں کی گزر کے کچھ خاص مراحل ہیں جو انہیں قدم سے اٹھا کر جدت کی طرف لاتے ہیں، اور تین مراحل یہ ہیں عالمگیر

---

1 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۱/۸۴۱۔

2 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۱/۲۴۰۔۲۴۲۔

3 آرنلڈ ٹائن بی یہوا اور زرتشت کے حوالے سے کہتا ہے کہ ان دونوں نے یونانیت کو نکالنے کی کوشش کی۔۔۔ ناکامی کی سزا رومی سلطنت نے یہودیوں کو دی تھی، وہی سزا زرتشتی ایرانیوں کو ساتویں صدی عیسوی میں ابتدائی دور کے مسلمان عرب حملہ آور نے دی (یہ ٹائن بی کی رائے ہے جس میں مذہبی تعصب کی بناپر ثابت کر رہے ہیں کہ: مسلمانوں نے زردشتوں کو نکال باہر کیا حالانکہ محقق کے مطابق یہ مسلمانوں کے جنگی اصولوں کے خلاف ہے اسی کتاب میں اسلام کے بارے میں یہی رائے رکھتا ہے ۲/۹۸۔۹۹ اور ۴۱۸)(آرنلڈ ٹائن بی، مطالعہ تاریخ، مصدر سابق ص ۲/۲۸۵۔)

4 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۱/۷۶۳، ۲۰، ۷۲، ۲۱۔

5 أرنولدتوينبي، **مختصر دراسة التاريخ**، المرجع السابق، ج 1، ص 11.

**Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

سلطنت-عالمی مذہب-بربری جنگی جتھے[1]۔

یہاں تک اس کی تہذیبوں کی تقسیم کا ابتدائی مرحلہ تھا، بالآخر ٹائن بی ان کو مختلف مراحل سے گزار کر سات میں محدود کرتا ہے اس نظریے کے ساتھ کہ دور حاضر میں یہ تہذیبیں مکمل وجود رکھتی ہیں، اس لئے ان کے بارے میں حتمی رائے قائم کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے چھبیس تہذیبوں کی فہرست تیار کی؛واماندہ تہذیبوں کو شامل کرتے ہوئے، ان چھبیس میں سے ۱۶ مر کر دفن ہو گئیں اور تین واماندہ تہذیبوں کو بھی نکال دیا، اوران میں سے جو ابھی زندہ ہیں وہ یہ ہیں: ۱-مغربی معاشرہ، ۲-مشرق ادنی میں آرتھوڈکس مسیحیت کا مرکزی معاشرہ، ۳-مشرق ادنی کی روسی شاخ، ۴-اسلامی معاشرہ، ۵-ہندو معاشرہ، ۶-چین میں مشرق اقصی کا مرکزی معاشرہ، ۷-مشرق اقصی کی دوسری شاخ جاپان۔ ان تہذیبوں کے بارے میں فیصلہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مغرب کو نکال کر چھ تہذیبوں کی شکست کے آثار واضح ہیں اور وہ معرض انحلال میں ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ یہ تہذیبیں کسی سلطنت کے ماتحت شکست خوردہ ہو کر آچکی ہیں، (جبکہ اسلام ان پر حکمرانی کر چکا ہے اور ابھی تک عالم مذہب کی روشنی میں اپنی پروان پر ہے) سلطنت عام کے تحت آنے کو انحطاط کی علامت مانتے ہوئے کہتا ہے کہ چھ کی چھ غیر مغربی تہذیبیں جو زندہ ہیں وہ مغربی تہذیب کا خارجی دباؤ پڑنے سے پیش تر داخلی سطح پر معرض شکست میں آچکی ہیں[2]۔ انہی تہذیبوں کی منزل کا فیصلہ کرتے ہوئے ٹائن بی رائے دیتا ہے کہ مغربی تہذیب کے علاوہ جو چھ تہذیبیں انحلال کا شکار ہیں وہ شکست سے ختم نہیں ہوں گی بلکہ یہ انجذاب کو قبول کریں گی اور آہستہ آہستہ مغربی تہذیب اپنے اندر جذب کرے گی۔[3] اس کی اس حتمی رائے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ٹائن بی نے تاریخ کی پیچیدہ صورت حال کو اپنی قومیت کی صورت میں پیش کرنے کو ترجیح دی ہے۔ اور نتائج کو قائم کرتے ہوئے یہ توجیح پیش کرتا ہے کہ انحلال کا شکار تہذیبیں مختلف سطحوں کے ذریعے مغربی تہذیب سے مل رہی ہیں ان میں معاشیات، سیاست اور ثقافتی رجحانات ہیں۔[4]

اس سے قبل کہ انحلال کی حقیقت کی گہرائی میں جایا جائے، اس بات کو جاننا ضروری ہے کہ ٹائن بی اسلام اور اپنی مغربی تہذیب کے تعلقات کے متعلق کیا رائے رکھتا ہے؛ وہ کہتا ہے کہ:

> *"In the past, Islam and our Western society have acted and reacted upon one another several times in succession, in different situations and in alternating roles"*[5]

"کہ ماضی میں اسلام اور مغربی معاشرہ ایک دوسرے پر سبقت کی تگ ودو میں رہے، مختلف حالات میں اور متبادل حکمرانیوں میں۔"

اسی کتاب کے باب "Islam, the West, and the future" میں جن حقائق کی روشنی میں مقابل اسلامی تہذیب کے حقائق سامنے رکھتا ہے وہ ان نقاط میں نظر نہیں آتی جو "A Study of History" میں تفصیل سے ذکر کئے ہیں۔

---

1 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۱/۸۲۲۔ أرنولد توينبي، **بحث في التاريخ**، ترجمة وتعليق: طه باقر، الفرات للنشر والتوزيع، بيروت - لبنان، ط ۱، ۲۰۱۴، ج ۱ ص ۵۵- نيفن جمعة علم الدين، **فلسفة التاريخ عند آرنولد توينبى** المرجع السابق، ص 107.

2 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۱/۳۸۶۔

3 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۱/۴۱۵۔

4 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۱/۴۱۵، ۴۱۶۔

5 Arnold J. Toynbee, *Civilization on Trial* (Oxford University Press New York, 1948) p. 184

**Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

جب ٹائن بی نے اہم اور عصری تہذیب کی منزل کی تعیناتی کی؛ اور ان کے مراحل کا انتخاب کیا کہ وہ مرحلہ انحلال میں ہیں تو انحلال کے بارے میں اس کی رائے جاننا بھی لازمی ہے، وہ کہتا ہے کہ یہ مرحلہ اس وقت وجود میں آتا ہے جب دعوت مقابلہ کا جواب دینے میں ناکامی ہو، اگر کوئی تہذیب ایک بار دعوت مقابلہ میں شکست خوردہ ہوتی ہے تو دعوت مقابلہ خود کو دہراتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ ناقص ہو جائے اور شکست خوردہ ہو جائے۔ تبھی اسی زوایے میں عسکریت کو شکست (بسبب اندرونی افتراق) وانحلال کی مشترکہ خصوصیت گردانتا ہے۔ عمل انحلال کا ایک معیار معاشرے کے اندر مناظر تقسیم وافتراق سے کرتا ہے، کیوں کہ یہ ماحول پر قدرت افزائش سے پیدا ہوتی ہے؛ یہ وہی چیز ہے جس کی ہمیں امید ہونی چاہئے اس لئے کہ انحلال سے پہلے جو شکستیں پیش آتی ہیں، ان کا قطعی معیار اور بنیادی سبب داخلی منازعتوں کا پھوٹ پڑنا ہے، (اور اسلام میں یہ سبب ہر دور میں پایا گیا جس کے سبب ازمنہ قریب سے عالمی سلطنت کا عہدہ ہاتھ سے نکل گیا اگر باقی ہے تو فقط عالمی دینیت کا عہدہ۔) اور اسی وجہ سے معاشرے مختاریت کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں[1]؛ جیسے اسلام کی عالمیت۔ انحلال کا حتمی نمایاں معیار یہ ہے کہ تہذیب/معاشرہ تین حصوں میں بٹ جاتا ہے: مقتدر اقلیت، داخلی برولتار اور خارجی برولتار۔[2]

انحلال پذیر تہذیبوں کے اسباب میں سے ایک عالمیت مذہب/دین ہے، تو اسلام کے متعلق ٹائن بی اپنی رائے اس طرح دیتا ہے کہ مذاہب میں سے اسلام نے اپنی وحدت کی بنا پر رواداری کی مثال قائم کی کہ ان کے نبی ﷺ نے اپنے متبعین کو یہود ونصاریٰ کے ساتھ مذہبی رواداری کے سلوک کی تاکید کی، اس وجہ سے کہ یہ دونوں گروہ اہل کتاب میں سے ہیں۔ اگرچہ اسی نتیجہ کے ساتھ جانبیت کی وجہ سے ٹائن بی تنقید/اعتراض بھی کرتا ہے کہ مسلمان نے اپنے پیغمبر کی ہدایت کے بغیر زرتشتیوں سے بھی رواداری کا سلوک کیا جب وہ ان کی حکومت کے تابع ہوئے۔[3] اگر تعلیمات اسلام سے واقفیت ہوتی تو وہ حقائق اسی طرح سامنے آتے جس طرح "التعامل مع غير المسلمين، د. عبدالله بن إبراهيم بن علي الطريقي" سے واضح ہوتا ہے؛ کہ مسلمانوں کو ہر صورت غیر مسلم (چاہے وہ اہل کتاب میں سے ہو یا غیر اہل کتاب) کے ساتھ کیا رویہ ہونا چاہئے۔ حدیث مبارکہ میں ہے

"عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ أنه قال: من لا يرحم لايرحم"[4]

(ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کسی پر رحم نہیں کرتا وہ پر رحم نہیں ہوگا)

اسلام کی ایسی نصائح امت کسی خاص مسلک یا مذہب پر مبنی نہیں ہیں اور اللہ پاک پیغمبر کریم ﷺ کو فرماتا ہے:

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴾[5]

(ترجمہ: اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر)۔

---

1 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۱/۵۵۰-۵۵۲۔

2 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۱/۸۶۱۔

3 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۱/۴۶۱۔

4 رواه البخاري: كتاب الأدب (الباب 18 الحديث رقم 5997). ومسلم (الفضائل 2319).

5 القرآن ۲۱/۱۰۷

**Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

﴿عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾[1]

(ترجمہ: عجب نہیں کہ اللہ تمہارے اور اُن میں سے بعض لوگوں کے درمیان جن سے تمہاری دشمنی ہے (کسی وقت بعد میں) دوستی پیدا کردے، اور اللہ بڑی قدرت والا ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے)

اسلام کی تعلیمات کے متعلق ٹائن بی کا نقطہ تعلیمات اسلام کے حقائق کے برخلاف ہے اسی طرح وہ اپنی جانبیت کا اظہار تاریخ اسلام[2] کے بیان میں اس طرح کرتا ہے کہ وحدت امت اسلامیہ کو اسلام کی عالمیت سلطنت کے بعد اسی کے زمرے میں یہ بات سامنے لاتا ہے کہ مسلمانوں کی جنگیں بربریت اور غارتگری پر محیط تھیں*، اور انہیں آشوریوں جیسا ظالم اور سفاک تک ثابت کرنے کی کوشش کی کہ انہوں نے زوال پذیر رومی سلطنت کے لاوارث صوبوں کو پامال کر ڈالا۔[3] جب کہ اپنے فلسفہ تاریخ میں ابن خلدون کے فلسفے سے متاثر نظر آتا ہے[4] لیکن اپنی مذہبی جنونیت کی بنا پر حقائق کو جانبیت کے لبادے میں لے رہا ہے۔ اگرچہ اپنی کتاب میں مسلمانوں کے ضعف کے اسباب والی تحریکوں کا بھی ذکر کیا ہے، جو امت اسلامیہ کی وحدت میں رکاوٹ واقع ہوئیں اور ان اسباب اور اثرات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ تحریکیں اسلام کے ضعف اور ناتوانی کا نشان بھی بنیں۔[5] آرنولڈ کی اسلام کے بارے سوچ کو اگر فرانسی فلسفی "غوستاف لوبون" Gustave Le Bon (1841 – )

---

1 القرآن ۶۰/۰۷۔

2 "تاریخ اسلام" اصطلاح کئی مراحل سے گزر کر اس صورت عام ہوئی ہے، یہ اصطلاح مغربی مستشرقین نے شروع کی اور ادوار دیکھ کر نام دیئے۔ ابتدائی دور میں انہوں نے اس کے لئے محمڈن کا لفظ استعمال کیا "محمڈن تراریخ" اور "محمڈن پیوپل"۔ بعد میں کچھ مسلمان یوپی تعلیم یافتہ طبقہ نے اس پر اعتراض کیا اس دلیل کے ساتھ کہ ہم لوگ بھی عیسائیوں کی طرح پیغمبر کو ماننے والے ہیں، بلکہ خدا اور اس کے مذہب کے پیروکار ہیں، اس لئے مسلمانوں کا لفظ استعمال کرنا چاہیئے، اسی وجہ سے اب سابقہ اصطلاحات ختم کر کے مسلم یا اسلامی تاریخ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مبارک علی، **تاریخ کی روشنی**، (تاریخ پبلیکیشنز، لاہور، پاکستان، ۲۰۱۲،) ص ۱۳۔

*اسی کتاب کی دوسری جلد میں اسی نقطے کی جانبیت نما میلان کو واضح کر دیا۔ وہ یوں کہ "اس وقت اس کی حیثیت بربری جنگی جتھوں کے ایک فرقہ وار عقیدے کی تھی جو اپنے لئے رومی سلطنت کے صوبوں میں ایک نئی حکومت کی تشکیل کر رہے تھے۔" (مطالعہ تاریخ، مرجع سابق، ۲/۶۴۔)

3 مطالعہ تاریخ، مرجع سابق، ص ۱/۲۳، ۵۲۲۔

4 خاص طور پر تہذیبوں کے نشوؤ اور ارتقاء میں:

- ٹائن بی ابن خلدون کی فکر سے اتفاق کرتے ہوئے فکر دیتا ہے کہ عالمگیر سلطنت اعرابیت سے تہذیب کی طرف کھینچ لاتی ہے۔ مختلف مراحل کا سامنا کرتے ہوئے، جس میں عصبیت، عمرانیات اور مدنی مراحل شامل ہیں پھر اس کے بعد کسی بھی تہذیب کی موت واقع ہوتی ہے۔
- اس بات پر بھی متفق ہیں کہ تہذیبوں کے پروان چڑھنے کے کئی عوامل ہیں ان میں سے ایک "بیئۃ" عمرانیات ہے۔ اور عوامل کی ہی بنیاد پر تہذیب نشوؤ بھی کرتی ہے اور ارتقاء پذیر بھی ہوتی ہے۔
- اور جنگ کے خاتمے پر بھی دونوں کا اتفاق ہے، اور اسی کو تہذیبوں کی موت کا اہم سبب گردانتے ہیں۔

دیکھیں: مهدي عبد الحميد حسين، أعابد براك الأنصاري، **عوامل التحضر عند ابن خلدون (ت، 808 ھ) وتوينبي "دراسة مقارنة"**، (مجلة الملوية للدراسات آلثارية والتاريخية/ المجلد الرابع/ العدد السابع/السنة الرابعة/ آذار 2017م، جامعة سامراء) ص 10،11.

5 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۲/۱۶۹۔

OPEN ACCESS **Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

(1931 C.E) سے موازنہ کریں تو وہ کہتا ہے: "بیت المقدس والوں کے ساتھ عمر (رضی اللہ عنہ) نے جو معاملہ کیا تھا، اس کا علم جسے ہوگا، اس کو اس بات کا علم الیقین ہو جائے گا کہ وہ لوگ اپنے مفتوحین کیساتھ انتہائی حد تک حسن سلوک کیا کرتے تھے اور اس کے بالکل برخلاف وہ معاملہ ہے جو صلیبی جنگوں کے زمانہ میں بیت المقدس میں عیسائیوں نے مسلمانوں کے ساتھ روا رکھا تھا۔"[1]

خلافتوں کے بارے مختلف آراء کو ایک جانب رکھیں تو اثباتیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسلام کی وسعت کے ایجابی اسباب کو بھی سامنے رکھتا ہے؛ کہ اسلام کی اشاعت بزور قوت نہیں ہوئی بلکہ انہوں نے مفتوحہ علاقوں میں جو متبادل صورتیں پیش کیں (امت کی وحدت اور اساسی قوت کے فلسفہ کو سامنے رکھتے ہوئے اس انداز میں) کہ وہ اسلام یا موت نہیں تھیں بلکہ اسلام یا جزیہ تھیں، یہی پالیسی ملکہ الزبتھ نے انگلستان میں اختیار کی اور خوب ستائش پائی۔ اس کے مطابق اسلام کی تبلیغی کشت وزار کی یہ متاخر فصل رضامندانہ تحریک کا نتیجہ تھی، سیاسی دباؤ کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔[2] لیکن اس کے ساتھ ہی تعلیمات قرآنی میں منقسم نظر آتا ہے جس طرح اس سے قبل اس کی مذہبی جانبیت کا تذکرہ کیا ہے؛ اس طرح کہ اسلام میں قانون کا ماخذ قرآن مجید کو گرداننا اور اسے ہر دور سے منطبق کرنا صحیح نہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی دعوی کہ مکی دور میں جو سورتیں نازل ہوئیں وہ دور غیر سیاسی تھا (آگے ذکر آئے گا جیسے اس غیر سیاسی دور کی انتہا ہجرت کو انحلال کے مرحلے میں شمار کرتا ہے)۔۔۔ مدنی زندگی کی نازل شدہ سورتوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے لیکن مسیحی اکابر کے ساتھ جوڑ کر کہ مدنی سورتوں میں سے بھی خارجی امداد و تقویت کے بغیر ایک جامع نظام قانون تیار کر لینا ویسا ہی ہے جیسا کہ کسی قانونی ہتھکنڈے سے کام لے کر پولوس رسول کے خطوں سے ایسا نظام تیار کر لیا جائے۔[3]

اسلام کی تعلیمات کے بارے میں جانبیت آمیز آراء نے تہذیب کے بارے میں حتمی رائے کو الجھا دیا، جہاں وہ اپنی مذہبیت کے لبادہ میں اراء کو منتقل کر رہا ہے لیکن وہیں پر ایک مؤرخ ہوتے ہوئے مقابل مذہب کے بارے میں آراء جہاں مثبت ہیں انہیں کہیں نہ کہیں بیان کرتا ہے، جیسے ٹائن بی کا کہنا ہے کہ اسلام نے توحید کو از سر نو پختہ بنیادوں پر قائم کیا، اس کے برعکس اس اہم حقیقت پر مسیحیت کی گرفت بداہتہ کمزور اور ڈھیلی ڈھالی رہی ہے۔[4]

اس کے ساتھ موصوف کا ماننا ہے کہ اسلام کی بقاء استوار تہذیب میں دو خصوصیتوں "واحدانیت دین اور سلطنت کا نظام" کی بنا پر ہے؛ اسی وجہ سے اس کا گزر دو مراحل سے ہوا:

1- دینی مرحلہ جو حقیقی اسلامی قوت سے مزین تھا، اس میں وحدت۔

2- دینی سیاسی مرحلہ، یثرب کی ریاست کے قیام اس کی حدود کی جزیرہ نما عرب کی مسافت سے بڑھنے کے بعد۔

ٹائن بی کے مطابق یہ مرحلہ اس کی فکر کے مطابق تہذیب اسلام کے زوال کے آغاز کا نقطہ ہے، تہذیبوں کی زندگی کے مراحل

---

1 راغب الطباخ، **تاریخ افکار و علوم اسلام**، ترجمہ: افتخار احمد بلخی، اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، لاہور، پاکستان، طبعہ ۳، ۱۹۸۳، ج ۱ ص ۳۲۹۔

2 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۱/۲۲، ۷۲۴۔

3 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۲/۹۹۔

4 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۲/۱۵۵۔

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

کے عوامل کی روشنی میں۔اسلامی تہذیب کی روشنی میں ٹائن بی کا کہنا ہے کہ اگر محمد ﷺ فقط دینی داعی ہوتے تو امور سلطنت کے نگہبان نہیں ہو سکتے تھے اور نہ ہی روحانی نقطہ سے بھی اسلام وہ ہوتا جیسا اس کا نام ہے۔اور اسلامی تہذیب کے انحلال کے آغاز کی نشاندہی ہجرت سے یا غزوہ بدر کے وقوع سے ؛بوجہ کہ جنگ اندرونی خلفشار کو چھپاتی ہے اس لئے اسے انحلال تہذیب سے تعبیر ہو گی[1]،ٹائن بی کی یہ ایک عیسائی نقطہ نظر سے اسلام کی تشخیص ہے نہ کہ تاریخی نقطہ نظر سے[2]۔

تحقیق کے دوران کئی ایسے مواقع بھی آئے کہ ٹائن بی نے اشاروں میں ہی سہی نبی ﷺ اور اسلام کے حقیقی مثبت رخ کی طرف اشارہ بھی کیا۔ جیسے نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی مناسبت سے کہتا ہے کہ جب حجاز کے قبائل ہمیشہ آپس میں جنگ وجدل کا شاخسانہ بنے رہتے تھے،ان کے دانشمندوں نے اس باہمی منافرت کا حل پیغمبر اسلام ﷺ کی صورت میں دیکھا، جبکہ انہیں (ﷺ) اپنے رقیب مسترد کر چکے تھے، لیکن اپنی امید پر انہیں اپنا لیڈر بنالیا اس اتحاد کے قیام کے لئے جس میں وہ خود ناکام ہو گئے تھے[3]۔ لیکن افسوس یہ کہ ایسے تمام ایجابی پہلوؤں جن سے اسلام نے عالمگیر حیثیت کا رخ اپنایا کے باوجود مذہبی انتہا پسندی کو سامنے رکھتے ہوئے اسلام کی ابتداء کو ہی اس انداز میں پیش کرتا ہے ہجرت مدینہ جسے اسلام کی اساسیت کا درجہ ہے اس کے بارے میں کہتا ہے کہ "ہجرت کو اسلام کی تباہی کی تاریخ سمجھنا چاہئے نہ کہ وہ تاریخ جسے اسلام کی تاسیس کے لحاظ سے مقدس مانا گیا ہے۔"[4]اس کے ساتھ اپنی مذہبی تقدمیت پیش کرنے کی خاطر ناقابل فہم حربہ استعمال کرتا ہے کہ: "محمد ﷺ کی خلاق روح نے یہودیت اور مسیحیت سے روشنی حاصل کی،اس کی ہیئت بدل کر ایک ایسی لافانی بنا دیا کہ جو اسلام کے نئے اعلیٰ مذہب کی شکل میں نمایاں ہوئی"[5]۔اس اقرار سے یہ بات واضح دلیل ہے کہ ایک مؤرخ واضح رخ سے واقف ہے لیکن اپنی جانبیت کی بنا پر اس رخ کو تبدیلی کے ساتھ سامنے لاتا جس سے طالع ہیجانی کیفیت کا شکار رہے۔

اسلام کے انحلال کا جس محل اور مقام کے ذکر کے ساتھ تعین کیا گیا ہے،اسی انحلال کے بعد کے دور کی تشریح کرتے ہوئے ٹائن بی اسلام کو عالمی سلطنت میں شمار کرتا ہے،اور اس کی وسعت کے حقائق کو بیان کرتے ہوئے اس حقیقت تک پہنچتا ہے کہ نبی ﷺ کا دور ابتداء اسلام تھا اور ترقی کی طرف ابتدائی سفر تھا؛اس کی پروان کے مراحل آپ ﷺ کے وصال کے بعد سے شروع ہوئے،انہی مراحل میں اندرونی خلفشار کا سامنا ہوا اور ایک ایک قدم اس کے تاریخ کے فلسفہ کے مطابق عوامل اور مراحل کے اقدار سے شروع ہوتا ہے۔[6]

اس کے ساتھ ہی مسلم امت کے دوسری اقوام کے ساتھ تعلقات کے بارے میں یہ رائے رکھتا ہے کہ مسلم بلا افتراق رنگ ونسل اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ رواداری کا تعلق قائم کرتے ہیں، یہاں تک کہ قرآنی تعلیمات کے تحت وہ آسمانی کتابوں والے

---

1 أرنولد توينبي، **تاريخ البشرية**، نقوله إلى العربية: الدكتور / نقولا زياده، (الأهلية للنشر والتوزيع، بيروت – 2004 م) ص 453.
الدكتور / أحمد محمود الصبحي، **في فلسفة التاريخ**، (مؤسسة الثقافة الجامعية، الاسكندرية، مصر، 1975 م) ص 284 – 287 و 296.

2 الصبحي، **في فلسفة التاريخ**، المرجع السابق، ص 284 – 287 و 296.

3 **مطالعہ تاریخ**،مصدر سابق،ص ۲/۷۹۔

4 **مطالعہ تاریخ**،مصدر سابق،ص ۲/۲۰۔

5 **مطالعہ تاریخ**،مصدر سابق،ص ۱/۶۱۵۔

6 أرنولد توينبي، **تاريخ البشرية**، المصدر السابق، ص 457.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

مذاہب کے ساتھ بھی رواداری کا رویہ رکھتے ہیں؛ان میں پہلے عیسائی اور یہودی تھے لیکن بعد میں دیگر مذاہب کو بھی شامل کیا گیا۔[1]

جیسا ٹائن بی کی آراء کی روشنی میں اسلام کی تہذیبوں کی منازل کا بیان کیا، اسی پیرائے میں انہی مراحل اور عوامل کے باوجود اسلام کے مستقبل کے بارے میں کہتا ہے کہ "مستقبل قریب کے بارے میں فیصلہ مغربی دنیا اور روسی دنیا کے درمیان قوت آزمائی کے نتیجے پر موقوف ہے اور ان دونوں دنیاؤں نے اسلامی دنیا کو گھیرے میں لے رکھا ہے، ان محارب فریقوں کے نزدیک اسلامی دنیا نے بہت زیادہ اہمیت اختیار کر لی ہے۔"اِس کے ساتھ ساتھ اسلامی دنیا کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اسلامی دنیا کے احاطہ میں تین شہر بلاد قدیم تہذیبوں پر مبنی واقع ہیں، اور دوسرا یہ کہ اسلامی دنیا کے پاس تیل کے بڑے ذخائر ہیں۔ کشمکش اور تناؤ میں اضافہ اس وجہ سے بھی ہوا ہے کہ اسلامی دنیا عالمگیر وسائل حمل و نقل کا مرکز ہے۔ سب ممالک اسلامی دنیا کے راستے کے محتاج ہیں۔[2]

## 5. نتائج:

- اس تحقیق میں آرنلڈ جوزیف ٹائن بی کی اسلام کے بارے میں تاریخی نظر کا جائزہ لیا گیا ہے، کہ تاریخ کا تہذیبی بنیادوں پر مطالعہ ایک فلسفیانہ جہت تھی۔ وہ تاریخ کے اس منفرد انداز میں اقوام کی تاریخ میں ابن خلدون کے اجتماعی/عمرانی فلسفہ کو سامنے رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے، اپنی مغربیت اور مسیحیت کی طرف راغب نظر آتا ہے۔
- یہ تحقیق ٹائن بی کی تاریخ کی انفرادیت کی وجہ کو سامنے لاتی ہے، کہ تمام تاریخ رسوم سے ہٹ کر تاریخ کو تہذیب کے رنگ میں پیش کیا گیا، اور جدید بنیادو ں پر اقوام کی شناخت کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی۔ اور دور حاضر میں باقی تہذیبوں کے احوال کو سامنے رکھا اور واماندہ تہذیبوں کی حقیقت کو پیش کیا، اور عالم اسلام کی پستی کی صورت وحدت امت میں دراڑوں کی صورت میں پیش کر کے سامنے رکھا۔ اور وحدت میں رکاوٹوں کے اسباب اور اثرات کی طرف اشارے بھی کئے ہیں۔
- اس تحقیق کے ذریعے ٹائن بی کی مؤرخانہ نظر کا بھی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے، جیسا کہ تمام اقوام کا عروج اور زوال دین پر پیش کیا جاتا ہے جبکہ ٹائن بی کے نے اسلام کے عروج میں مکانی برتری کو پیش کیا ہے، اور زوال میں دینی تعلیمات کو سامنے رکھا گیا ہے۔
- تاریخی فلسفہ کو مد نظر رکھتے ہوئے، یہ تحقیق آرنلڈ ٹائن بی کے متعلق بحث کی افادیت کا احاطہ کرتی ہے۔ خصوصا تاریخ عالم کو تہذیب کے زاوے میں پیش کر کے عالم کی تقسیم سامنے لانا، اور تاریخ اسلام کی روشنی میں مسلمانوں کے فوقیت کے ادوار کو وحدت امت اسلامیہ کا پیش خیمہ ثابت کرنا۔
- تہذیب کی تقسیم محققین کو سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ ٹائن بی کے فلسفے کے مطابق تہذیبوں کی پروانی دین پر مبنی ہے، تو دین اسلام کی مختلف تہذیبوں میں پذیرائی تقسیم اقوام کو کش مکش میں کیوں ڈالتی ہے؟ جیسے ایران، عرب اور شام

1 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۲/ ۳۶۹۔

2 **مطالعہ تاریخ**، مصدر سابق، ص ۲/ ۲۸۴، ۲۸۳۔

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

وغیرہ۔

- اس تحقیق میں ٹائن بی کے اسلام سے متعلق مطالعہ کو سامنے لانا ہے خصوصاً جب وہ اسلام کی بنیاد میں مکی زندگی کو پس پردہ ڈالتا ہے۔
- یہ تحقیق یہ بھی واضح کرتی ہے کہ مغربی مؤرخ اسلامی تاریخ میں کئی جگہوں پر وحدت کے فلسفے کے حقائق کے برعکس بنیاد پر پرکھتا ہے کہ اسلام کی سلطت کے ایام کو وحدت امت سے موڑ کی اسلام کا شدت پسندی کا رخ پیش کرتا نظر آتا ہے۔
- خاص طور پر مغربی مؤرخ کے اسلامی تہذیب کے مطالعہ کا جائزہ پیش کیا گیا ہے کہ اس کا ادراک اور نظریہ تحقیق کی روشنی میں کیا ہے؟! کیا امت اسلامیہ کی وحدت اور رکاوٹوں کے اسباب اور اثرات جانبیت پر تو مبنی نہیں ہیں؟!! بایں ہمہ مغرب کو کس بنا پر فوقیت دی ہے؟!!!

## 6. سفارشات:

### أ. امت اسلامیہ کی وحدت کے لیے تعلیمی وفکری اقدامات:

- مسلم ممالک کے تعلیمی نصاب میں امت کی وحدت اور اسلامی تہذیب کے عروج کے عوامل کو نمایاں انداز میں شامل کیا جائے۔
- ابن خلدون اور آرنلڈ ٹائن بی جیسے مؤرخین کے نظریات کا غیر جانب دارانہ مطالعہ کیا جائے تاکہ تہذیبوں کے عروج وزوال کے حقائق کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

### ب. سیاسی اور سماجی اتحاد کی ضرورت:

- اسلامی ممالک کو سیاسی اتحاد کے لیے مشترکہ پالیسیز تشکیل دینی چاہئیں تاکہ داخلی انتشار اور بیرونی دباؤ کا مؤثر جواب دیا جا سکے۔
- مسلمانوں کے مابین فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے بین المذاہب مکالمے اور مشترکہ عقائد پر مبنی پلیٹ فارمز کا قیام ضروری ہے۔

### ج. ثقافتی شناخت کا احیاء:

- مسلم نوجوانوں کو اسلامی تہذیب کی عظمت اور اس کے عالمی اثرات سے روشناس کرایا جائے تاکہ وہ اپنی شناخت پر فخر محسوس کریں۔
- اسلامی فنون، ثقافت اور تاریخ کے تحفظ اور فروغ کے لیے عالمی سطح پر اقدامات کیے جائیں۔

### د. اسلامی تعلیمات کی روشنی میں رہنمائی:

- اسلامی تاریخ میں موجود کامیابی کے ماڈلز (نبی ﷺ کی قیادت، خلفائے راشدین کا نظام) کو عصرِ حاضر کے چیلنجز سے ہم آہنگ کر کے پیش کیا جائے۔

OPEN ACCESS Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

- اسلام کے پیغامِ رواداری، عدل وانصاف اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے لیے تعلیمی اور سماجی منصوبے بنائے جائیں۔

**ہ. تحقیق و علمی گفتگو کی حوصلہ افزائی:**

- مسلم مؤرخین کو مغربی مؤرخین کے نظریات پر مزید تحقیق کرنے کی ترغیب دی جائے تاکہ ان کے تعصبات کو واضح کیا جا سکے۔
- ٹائن بی کے تاریخی فلسفے کے حوالے سے اسلامی نقطہ نظر سے مزید تحقیقی مقالے اور کتب لکھی جائیں۔

**و. بین الاقوامی روابط کو مضبوط بنانا:**

- مسلم دنیا کو عالمی سطح پر اپنی سیاسی اور سماجی حیثیت کو بہتر بنانے کے لیے حکمتِ عملی اپنانے کی ضرورت ہے۔
- امت اسلامیہ کو عالمی فورم پر مشترکہ آواز میں بات کرنی چاہیے تاکہ ان کے مسائل اور چیلنجز کا مناسب حل تلاش کیا جا سکے۔

OPEN ACCESS **Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

**Bibliography:**


1. Arnold, J. Toynbee**,** *A Study of History*. London: Oxford University Press, 1934-1961.
2. Ibn Khaldun**,** *Muqaddimah.* Translated by Franz Rosenthal. Princeton: Princeton University Press, 1967.
3. William H. McNeill, *Arnold J. Toynbee: A Life.* Oxford: Oxford University Press, 1989.
4. Gustave Le Bon, *La Civilisation des Arabes.* Paris: Hachette, 1884.
5. Al-Tariqi, Abdullah ibn Ibrahim, *Al-Ta'amul Ma'a Ghayr al-Muslimeen.* Riyadh: Dar al-Salam, 2005.
6. Rosenthal, Franz, *Ibn Khaldun: The Historian's Craft.* Princeton: Princeton University Press, 1958.
7. Al-Ziyadah, Nicola, *Tarikh al-Bashariyah.* Translated from Toynbee's *Mankind and Mother Earth.* Beirut: Dar al-Nahar, 1976.
8. Al-Tabari, Muhammad ibn Jarir, *Tarikh al-Umam wa al-Muluk.* Cairo: Dar al-Ma'arif, 1967.
9. Gibb, H.A.R, *Islamic Society and the West.* London: Oxford University Press, 1950.
10. Sarton, George, *Introduction to the History of Science.* Baltimore: Williams and Wilkins, 1927.


**Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**